اصل مختارِ کار

انسانی تاریخ کے سارے انقلابات کی باگ ڈور خود اللہ کے اپنے ہاتھ میں ہے۔ وہ اپنے قوانین کے مطابق اِدھر سے سلطنت چھینتا ہے، اُدھر سونپتا ہے، ایک طرف عزت و غلبہ عطا کر رہا ہوتا ہے، دوسری طرف سے عزت و غلبہ کے عطیے واپس لے رہا ہوتا ہے، ابھی رات میں سے دن کو نکال دِکھاتا ہے، ابھی دن میں سے رات کو برآمد کر لیتا ہے، وہ اپنی حکمت کے تحت زندہ طاقتوں کو موت بھی دیتا ہے اور مُردہ قوتوں کا احیا بھی کرتا ہے ___ وہ اپنے خزائنِ رزق میں سے فرد یا گروہ پر بے حساب بارانِ رحمت کرتا ہے اور جس کا حصہ چاہتا ہے سکیڑ دیتا ہے۔

یہ آیت [قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ...... اٰل عمرٰن ۳:۲۶] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رفقا کو مشکل ترین مراحل میں سے گزرتے ہوئے بشارت دینے آئی تھی اور اِس میں درحقیقت آنے والے انقلاب کی صبح کے ظہور کا مژدہ پنہاں تھا۔ اس نے اہلِ ایمان کو یہ اشارہ دیا کہ اللہ تعالیٰ مقررہ وقت کے آتے ہی جب سلطنت کی باگ ڈور نااہلوں سے چھین کر تم کو دینے پر آئے گا تو ان لوگوں کی طاقتیں اس کے فیصلے میں حائل نہ ہو سکیں گی، وہ جب تمھارے غلبے کے لیے اور تمھارے مخالفین کی ذلت کے لیے حکم صادر کرے گا تو اس حکم کو تلواروں اور نیزوں کی کثرت نہ ٹال سکے گی، اور جب زندہ اقتداروں کے لیے موت کا پیغام دے گا اور تم کو نئی زندگی کا سربراہ کار بنانے کا آخری فرمان نافذ کردے گا تو کسی کی دولت و امارت اس کے آڑے نہ آسکے گی، وہ جب تمھارے حصے میں کامرانی کی صبح مقدر کردے گا اور تمھاری مزاحمت کرنے والوں کی جھولی میں نومیدی کی رات ڈال دے گا تو اس انقلاب احوال کو ٹالنا کسی کے بس میں نہ ہوگا ___ یہ سارے اختیارات خود اللہ ہی کے قبضے میں ہیں!..... پس بندوں کے عارضی اقتدار کے ٹھاٹھ بھاٹھ سے مرعوب ہونے والوں کو اپنی توجہ اس اصل مختارِ کار کی طرف منعطف کرنی چاہیے جس نے تِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ کا دعویٰ کیا ہے، اس سے معاملہ درست کرنا چاہیے اور اس کے قوانین کے تقاضوں کو پورا کرنا چاہیے، پھر بندوں کی کوئی طاقت ایسی نہیں جو دین حق کی تحریک کا راستہ روکنے کے لیے تمھارے آڑے آسکے.....

پس لوگوں کو چاہیے کہ وہ اگر واقعی اسلام کے نظام کو قائم کرنے کے حق میں ہیں تو تُھڑ دلے پن کو ختم کر دیں اور جھوٹے اقتداروں کی مرعوبیت سے باہر نکلیں اور مایوس ہو کر بیٹھنے کے بجائے اللہ کے ان کم سے کم مطالبات کو پورا کریں جو ایک انقلابِ حق کی تکمیل کے لیے ضروری ہیں! ('ہمارا معاشرہ'، نعیم صدیقی، ترجمان القرآن، جلد ۳۳، عدد ۱-۳، محرم، صفر، ربیع الاول ۱۳۶۹ھ، دسمبر ۱۹۴۹ء- جنوری ۱۹۵۰ء، ص ۸۲-۸۵)